131257-والد نے دوسری نیشنلٹی کے شخص سے شادی کرنے سے انکار کردیا تو بھائی نے اس کا عقد نکاح کردیا

سوال

ایک پاکستانی لڑکی نفسیاتی مرض کا شکار ہے اورزندگی کی رغبت نہیں رکھتی اس نے کئی ایک بار خودکشی کرنے کی بھی کوشش کی ہے، اس لڑکی کے لیے ایک عرب مسلمان شخص کا رشتہ آیا لیکن اس کے والد نے صرف اس لیے یہ رشتہ رد کردیا کہ یہ پاکستانی نہیں ہے، وہ لڑکی اس شخص کو اپنے لیے مناسب خیال کرتی ہے، کہ وہ اس کی بیماری کے علاج میں معاون ثابت ہوگا، اورزندگی کا ذائقہ حاصل کرنے میں مدبن سکتا ہے، اس لیے اس لڑکی نے اس سے شادی کرلی اوراس میں اس کا ولی بھائی بنا.

اس کے ردفعل میں لڑکی کے والدین نے لڑکی کوایک خط لکھا جس میں انہوں نے ناراضگی کا اظہار کیا، اب وہ لڑکی یہ دریافت کرنا چاہتی ہے کہ آیا اس نے جوکچھ کیا وہ غلط تھا اوراللہ تعالی اسے اس کی سزادے گا؟

اوروہ اپنے اس عمل کو یہ کہہ کربری کرنا چاہتی ہے کہ اسے خدشہ تھا کہ وہ اس لڑکے کے ساتھ حرام فعل کا ارتکاب نہ کربیٹھے، اس لیے بہتر یہی ہے کہ اس سے شادی کرلی جائے ؟

پسندیدہ جواب

اول :

اس لڑکی کواللہ کا تقوی اختیار کرتے ہوئے یہ معلوم ہونا چاہیے تھا کہ خودکشی حرام اور کبیرہ گناہ ہے، اورجس نے بھی اپنے آپ کوجس چیز سے قتل کیا تو آخرت میں اسے وہی عذاب دیا جائیگا اوروہ اس چیز کے ساتھ اپنے آپ کوقتل کرتا رہے گا جیسا کہ سوال نمبر (70363) کے جواب میں.بیان ہوچکا ہے.

نفسیاتی بیماریوں کا علاج ذکرواذکاراوراللہ کی اطاعت وفرمانبرداری اوراس کی جانب رجوع اورکسی نفسیاتی ڈاکٹر سے رجوع میں پایا جاتا ہے.

دوم :

عورت کے ولی کوچاہیے کہ وہ اپنی بیٹی وغیرہ کا نکاح کسی مناسب اورنیک وصالح شخص سے کردے؛ تاکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے درج ذیل فرمان پر عمل ہو :

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

"جب تمہارے پاس کسی ایسے شخص کا رشتہ آئے جس کے دین اوراخلاق کوتم پسند کرتے ہو تواس کے ساتھ (اپنی بیٹی وغیرہ کا) رشتہ کردو، اگرایسا نہیں کروگے توزمین میں لمبا چوڑا فساد پیدا ہوگا"

سنن ترمذی حدیث نمبر (1084) اسے ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ نے روایت کیا اورعلامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح ترمذی میں اسے حسن قرار دیا ہے.

ولی کوحق حاصل نہیں کہ وہ.جس سے شادی کرنے پر راضی ہواوروہ رشتہ مناسب وکفووالا ہو تواسے صرف نیشنلٹی یعنی شہریت دوسری ہونے کی وجہ سے رد کردے، لیکن اگراس میں کوئی ایسا مانع ہوجواس سے شادی کرنے میں معتبر مانع شمار ہوتا ہو توپھر جائز ہے، وگرنہ وہ اسے شادی سے روکنے والا شمار ہوگا.

ابن قدامہ رحمہ اللہ کہتے ہیں :

" عضل کا معنی یہ ہے کہ عورت کو اس کے لیے مناسب رشتہ والے شخص شادی کرنے سے روک دیا جائے جبکہ عورت اس سے شادی کا مطالبہ کرتی ہو، اور دونوں ہی ایک دوسرے کی رغبت رکھتے ہوں.

معقل بن یسار رضی اللہ تعالی عنہ کہتے ہیں :

" میں نے اپنی بہن کا ایک شخص سے نکاح کر دیا تو اس نے اسے طلاق دے دی حتی کہ جب اس کی عدت گزر گئی تو وہ پھر اس سے شادی کرنے آگیا تو میں نے اسے کہا :

میں نے اس سے تیری شادی کی اور اسے تیری بیوی بنایا اور تیری عزت و احترام کیا اور تو نے اسے طلاق دے دی اب پھر تم اس سے شادی کرنے آئے ہو، اللہ کی قسم وہ اب تیری کبھی بیوی نہیں بن سکتی، اور اس شخص میں کوئی حرج نہیں تھا، اور وہ عورت بھی اس کے پاس واپس جانا چاہتی تھی، تو اللہ عزوجل نے یہ آیت نازل کر دی :

تو تم ان کو شادی سے مت روکو " لاتعضلوھن " تو میں نے عرض کیا : اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں اب میں اس کی شادی کرتا ہوں، راوی بیان کرتے ہیں : تو انہوں نے اس کی شادی اس شخص سے کر دی " اسے بخاری نے روایت کیا ہے.

اس لیے اگر عورت کسی بعینہ کفو اور مناسب رشتہ والے شخص میں رغبت رکھتی ہو اور ولی کسی اور سے شادی کرنا چاہتا ہو اور جس سے لڑکی شادی کرنا چاہتی ہے اس سے شادی نہ کرے تو وہ اسے شادی سے روکنے والا اور عاضل شمار ہوگا.

لیکن اگر لڑکی بغیر مناسب اور غیر کفو رشتہ والے شخص سے شادی کرنے کا مطالبہ کرتی ہے تو ولی کو روکنے کا حق حاصل ہے، اور وہ عاضل شمار نہیں ہوگا " انتہی

دیکھیں : المغنی (9/383).

اور عضل یعنی شادی سے روکنا ایک ولی سے دوسرے ولی میں ولایت کے انتقال کا سبب ہے اور ولی صرف عصبہ شخص ہی بنے گا.

اس بنا پر اگر تو وہ شخص جس کا رشتہ آیا تھا کفو اور مناسب تھا اور ولی نے اس سے شادی کرنے سے انکار کر دیا تو بھائی نے بہن کی شادی اس سے کر دی تو اس کا نکاح صحیح ہے لڑکی کو چاہیے کہ وہ اپنے گھر والوں اور والدین کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آئے اور انہیں راضی کرنے کی کوشش کرے.

لیکن اگر اس کا ولی اس رشتہ سے انکار کرنے اور اس کی شادی اس شخص سے نہ کرنے میں حق پر تھا کہ اس کے پاس کوئی ایسا سبب تھا جو اس سے شادی کرنے میں معتبر مانع شمار ہوتا ہے مثلا وہ فاسق تھا یا صالح نہیں تھا تو کسی بھی ولی کے لیے جائز نہیں کہ وہ باپ کے بعد اس لڑکی کی شادی اس شخص سے کر سکے، اس صورت میں جمہور فقہاء کے ہاں یہ نکاح صحیح نہیں ہوگا؛ کیونکہ یہ نکاح ولی کے بغیر ہوا ہے اور ولی کے بغیر نکاح سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا اور اسے باطل قرار دیا ہے، اس لیے اس صورت میں ولی کو تجدید نکاح پر راضی کیا جائیگا، یا پھر اس کی موافقت کا اعلان ہو.

مزید فائدہ کے لیے آپ سوال نمبر (13929) کے جواب کا مطالعہ ضرور کریں.

واللہ اعلم.